فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط:44)

مسجد کی صفائی کی فضیلت

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

یہ رسالہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی مذاکرہ نمبر 36 کے مواد سمیت المدینۃ العلمیۃ کے شعبے "فیضانِ مدنی مذاکرہ" نے نئی ترتیب اور کثیر نئے مواد کے ساتھ تیار کیا ہے۔

پہلے اِسے پڑھ لیجیے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی، شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مخصوص انداز میں سُنّتوں بھرے بیانات، عِلْم و حکمت سے معمور مَدَنی مذاکرات اور اپنے تربیت یافتہ مبلغین کے ذریعے تھوڑے ہی عرصے میں لاکھوں مسلمانوں کے دِلوں میں مَدَنی انقلاب برپا کر دیا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے مَدَنی مذاکرات میں مختلف قسم کے موضوعات مثلاً عقائد و اَعمال، فضائل و مَناقِب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِب، اَخلاقیات و اِسلامی معلومات، روزمرہ مُعاملات اور دِیگر بہت سے موضوعات سے متعلق سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان عطا کردہ دِلچسپ اور عِلْم و حکمت سے لبریز مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دُنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مُقدّس جذبے کے تحت المدینۃ العلمیۃ کا شعبہ **"فیضانِ مَدَنی مذاکرہ"** ان مَدَنی مذاکرات کو کافی ترامیم و اِضافوں کے ساتھ **"فیضانِ مَدَنی مذاکرہ"** کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان تحریری گلدستوں کا مُطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عقائد و اَعمال اور ظاہِر و باطن کی اِصلاح، محبتِ الٰہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ مزید حُصُولِ عِلْمِ دِین کا جذبہ بھی بیدار ہو گا۔

اِس رسالے میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً ربِّ رحیم عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطاؤں، اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی عنایتوں اور اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں اور پُرخُلوص دُعاؤں کا نتیجہ ہیں اور خامیاں ہوں تو اس میں ہماری غیر اِرادی کوتاہی کا دَخل ہے۔

مجلس المدینۃ العلمیۃ

(شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

۶ محرم الحرام ۱۴۴۰ھ / 17 ستمبر 2018ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مَسجِد کی صفائی کی فضیلت

(مَع دِیگر دِلچسپ سُوال جواب)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۷ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن حَکَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرتِ سَیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی کو دیکھ کر پوچھا: ”مَا فَعَلَ اللہُ بِکَ؟ یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟“ فرمایا: ”مجھ پر رحم فرمایا اور بخش دیا اور میرے لیے جنّت یوں سجائی گئی جیسے دُلہن کو سجایا جاتا ہے اور مجھ پر نعمتیں یوں نچھاور کی گئیں جیسے دُولہا پر نچھاور کرتے ہیں۔“ میں نے پوچھا: کس سبب سے آپ نے یہ مقام پایا؟ فرمایا: ”میری کتاب ”اَلرِّسَالَۃ“ میں جو دُرُودِ پاک لکھا ہے اس کے سبب سے۔“ میں نے پوچھا: وہ کس طرح ہے؟ فرمایا: ”وہ یوں ہے: صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَ عَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ یعنی اے اللہ پاک حضرتِ سَیِّدُنا محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکر کرنے والوں اور ان کے ذِکر سے غافل رہنے والوں کی تعداد کے برابر ان پر رَحمت نازل فرما۔“ صبح کو میں نے کتاب ”اَلرِّسَالَۃ“ کو دیکھا تو وہی دُرُودِ پاک

www.dawateislami.net

لکھا ہوا تھا جو آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے خواب میں بتایا تھا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسجد کی صفائی کی فضیلت

سُوال: مسجد کی صفائی کی فضیلت بیان فرما دیجیے۔

جواب: مَساجد اللہ پاک کے گھر ہیں انہیں صاف سُتھرا رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ خُدائے رَحمٰن عَزَّ وَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ(۱۲۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسمٰعیل کو کہ میرا گھر خوب سُتھرا کرو طواف والوں اور اِعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لئے۔ (پ۱، البقرۃ: ۱۲۵)

اِس آیتِ مُبارَکہ کی تفسیر میں مشہور مُفَسِّر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: مسجدوں کو گندگی اور کوڑے سے پاک رکھنا بہت ضَروری ہے کیونکہ مسجد کی تعظیم کعبۂ مُعَظَّمَہ کی طرح ہے اسی لیے کعبہ کی طرح مسجد کی چھت پر بھی بِلا ضَرورت چڑھنا منع ہے اور کعبہ کی صفائی کا تو اس آیت میں حکم دیا گیا لہٰذا تمام مسجدوں کے لیے بھی یہی حکم ثابت ہو گا۔[2]

مدینہ

1. سعادۃ الدارین، الباب الرابع... الخ، اللطیفۃ الحادیۃ والعشرون، ص ۱۳۴ دار الکتب العلمیۃ بیروت
2. تفسیر نعیمی، پ۱، البقرہ، تحت الآیۃ: ۱۲۵، ۱/ ۶۹۴ نعیمی کتب خانہ گجرات

www.dawateislami.net

حدیثِ پاک میں مسجد سے تکلیف دہ چیز نکالنے اور مسجد کی صفائی کرنے کی بڑی فضیلت بیان فرمائی گئی ہے۔ چنانچہ سُلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون و مکان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنَّت نِشان ہے: جو مسجد سے تکلیف دہ چیز نکالے گا اللہ پاک اس کے لیے جنَّت میں ایک گھر بنائے گا۔[1] حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ایک عورت مسجد سے گرد و غُبار صاف کیا کرتی تھی۔ جب اس کا اِنتقال ہوا تو نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا کہ میں اسے مسجد سے گرد و غُبار صاف کرنے کی وجہ سے جنَّت میں دیکھ رہا ہوں۔[2]

مسجد کی صفائی کے مَدَنی پھول

سُوال: مسجد کی صفائی کے بارے میں کچھ مَدَنی پھول اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: مَساجد شَعَائِرُ اللہ (یعنی دِین کی نشانیوں) میں سے ہیں لٰہذا اِن کا اَدب و اِحترام کرتے ہوئے انہیں آباد کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ مَساجد کی آبادی جس طرح ان میں نماز پڑھنے اور دِیگر ذِکر و اَذکار کرنے سے ہوتی ہے ایسے ہی انہیں پاک وصاف رکھنے سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ اِرشادِ ربُّ العِباد ہے:

مــــدینہ

1 ...... ابنِ ماجه، کتاب المساجد و الجماعات، باب تطهير المساجد و تطييبها، ١/ ٤١٩، حديث: ٧٥٧ دار المعرفة بيروت

2 ...... معجم كبير، عكرمة عن ابن عباس، ١١/ ١٩٠، حديث: ١١٦٠٧ ملتقطاً دار احياء التراث العربي بيروت

www.dawateislami.net

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ لَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ (پ۱۰، التوبۃ:۱۸)

اِس آیتِ مُقَدَّسہ کے تحت صَدْرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: اِس آیت میں یہ بیان کیا گیا کہ مسجدوں کے آباد کرنے کے مُستَحِق مؤمنین ہیں۔ مسجدوں کے آباد کرنے میں یہ اُمور بھی داخِل ہیں: جھاڑو دینا، صفائی کرنا، روشنی کرنا اور مسجدوں کو دُنیا کی باتوں سے اور ایسی چیزوں سے محفوظ رکھنا جن کے لئے وہ نہیں بنائی گئیں۔ مسجدیں عبادت کرنے اور ذِکر کرنے کے لئے بنائی گئی ہیں اور عِلم کا دَرس بھی ذِکر میں داخِل ہے۔

یاد رکھیے! مسجد کی تعظیم و اِحترام اور تَطْہِیر و تَنْظِیف یعنی اس کو پاک و صاف رکھنا ہر مسلمان پر واجِب ہے۔[1] لہٰذا مسجِد کی دِیوار، اِس کے فَرش، چٹائی یا دَری کے اوپر یا اس کے نیچے تھوکنا، ناک سنکنا، ناک یا کان میں سے میل نکال کر لگانا، مسجِد کی دَری یا چٹائی سے دَھاگا یا تنکا وغیرہ نوچنا سب ممنوع ہے اِن تمام باتوں کا ہر جگہ خیال رکھا جائے۔

مدینہ

[1] فتاویٰ اجملیہ، ۲/ ۴۰۰ شبیر برادرز مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

مسجد کے اندر کسی قِسم کا کوڑا کرکٹ نہ ڈالیے اگرچہ وہ معمولی سا تنکا یا ذرّہ ہی کیوں نہ ہو کہ مسجد کو اس سے تکلیف پہنچتی ہے چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ”جَذْبُ الْقُلُوب“ میں نقل کرتے ہیں: مسجِد میں اگر خَس (یعنی معمولی سا تنکا یا ذرّہ) بھی پھینکا جائے تو اس سے مسجِد کو اس قَدر تکلیف پہنچتی ہے جس قَدر تکلیف اِنسان کو اپنی آنکھ میں خَس (یعنی معمولی ذرّہ) پڑ جانے سے ہوتی ہے۔[1]

فَرش سے بِیٹ کی صفائی

سُوال: اگر پرندوں کی بیٹ کے دَھبے مسجد کے فَرش پر ہوں تو انہیں کس طرح صاف کیا جائے؟

جواب: اگر بیٹ خُشک ہو چکی ہو تو اس پر تھوڑا سا پانی ڈال کر کچھ دیر کے بعد کپڑے وغیرہ سے اچھی طرح صاف کر لیا جائے اور اگر خُشک نہیں ہوئی تو اسے پُونچھنے کے بعد پانی سے صفائی کی جائے تاکہ بُو زائل ہو جائے۔ اگر اس وقت پانی نہ ڈالا زمین دھوپ وغیرہ سے خُشک ہو گئی تب بھی پاک ہو جائے گی جیسا کہ فتاویٰ ہندیہ میں ہے: ناپاک زمین اگر خُشک ہو جائے اور نَجاست کا اَثر (یعنی رنگ و بو) جاتا رہے تو پاک ہو جائے گی، خواہ وہ دھوپ سے سُوکھی ہو یا آگ سے یا ہَوا سے یا سائے میں، اُس پر نماز پڑھ سکتے ہیں مگر اُس سے تیمم

مدینہ

1 ...... جذبُ القلوب، ص ۲۲۲ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

نہیں کر سکتے۔[1] تیمم کرنے کے لیے ضَروری ہے کہ اس جگہ کو پانی کے ساتھ دھو کر پاک کیا جائے۔

ناپاک بیٹ پونچھنے کے بعد اس کپڑے کو بغیر پاک کیے دوسری جگہ اِستِعمال نہیں کیا جا سکتا لہٰذا بہتر یہی ہے کہ دَرزی سے کَتْرَن لے کر اِستِعمال کی جائیں تاکہ صفائی کے بعد انہیں پھینکا جا سکے۔

ہر بیٹ ناپاک نہیں

سُوال: کیا ہر پَرندے کی بیٹ ناپاک ہوتی ہے؟

جواب: وہ حلال پرندے جو اُونچا اُڑتے ہیں جیسے کبوتر اور چڑیا وغیرہ ان کی بیٹ پاک ہے۔ اَلبتہ وہ حلال پرندے جو اُونچا نہیں اُڑتے مثلاً مُرغی بطخ وغیرہ اور وہ پرندے جو حرام ہیں جیسے (کوّا) شِکْرَہ، باز اور چیل ان تمام پرندوں کی بیٹ ناپاک ہوتی ہے۔[2]

نامعلوم بیٹ کا حکم

سُوال: یہ کیسے معلوم ہو کہ یہ بیٹ کس پَرندے کی ہے؟

جواب: جس جگہ جو پَرندے آتے جاتے ہوں اس جگہ پائی جانے والی بیٹ انہیں کی مانی جائے گی، مثلاً بعض جگہوں پر کبوتروں کا آنا جانا ہوتا ہے تو وہاں پائی جانے

مدینہ

1 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ...الخ، الفصل الاول فی تطھیر الأنجاس، ۱/۴۴ ملخصاً دار الفکر بیروت

2 ...... ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، مبحث فی بول الفارۃ...الخ، ۱/۵۷۷ ماخوذاً دار المعرفۃ بیروت

www.dawateislami.net

والی بیٹ کبوتروں کی مانی جائے گی اور جن جگہوں پر چیل کوّے مَنڈلاتے رہتے ہوں تو وہاں پائی جانے والی بیٹ بھی انہیں کی مانی جائے گی۔

مسجد کا کُوڑا کَرکَٹ کہاں ڈالا جائے؟

سُوال: مسجد کی صفائی میں جمع ہونے والا کُوڑا کَرکَٹ کہاں ڈالا جائے؟

جواب: فقہِ حنفی کی مشہور و مَعروف کتاب دُرِّ مختار میں ہے: مسجد کا کُوڑا جھاڑ کر کسی ایسی جگہ نہ ڈالیں، جہاں بے اَدَبی ہو۔(1) لہٰذا مسجد سے نکلے ہوئے کُوڑا کَرکَٹ کو کسی ایسے مقام پر ڈالیے جہاں اس پر لوگوں کے پاؤں نہ پڑیں یا پھر جمع کر کے سمندر وغیرہ میں ڈال دیجیے۔

مسجد میں آوازیں بلند کرنا

سُوال: خادمین کا مسجد میں بلند آواز سے پُکارنا یا شور وغُل کرنا کیسا ہے؟

جواب: خادمین ہوں یا عام مسلمین ہر ایک کے لیے مسجد کے آداب کا خیال رکھنا ضَروری ہے۔ مسجد میں شور وغُل کرنا اور ایک دوسرے کو چِلاّ چِلاّ کر بُلانا ناجائز و گناہ ہے، حدیثِ پاک میں اِس کی مُمانعت آئی ہے۔ چنانچہ ہادیٔ راہِ نجات، سَرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: مَساجد کو بچوں، پاگلوں، خرید و فروخت، جھگڑے، آواز بلند کرنے، حُدُود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔(2)

---

1 ...... دُرِمختار، کتاب الطہارۃ، ۱/ ۳۵۵ دار المعرفۃ بیروت

2 ...... ابنِ ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب ما یکرہ فی المساجد، ۱/ ۴۱۵، حدیث: ۷۵۰

www.dawateislami.net

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنَّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: مسجد میں شور وشَر کرنا حرام ہے اور دُنْیوی بات کے لئے مسجد میں بیٹھنا حرام اور نماز کے لئے جاکر دُنْیوی تذکرہ مسجد میں مکروہ۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسجد میں دُنْیوی باتیں کرنے سے اِجْتِناب کرنا چاہیے اگر ضَرورتاً کچھ بات چیت کرنے کی حاجت بھی ہو تو زبان سے بولنے کے بجائے حتَّی الْاِمْکان اِشارے سے یا لکھ کر گفتگو کرنے کی عادت ڈالیے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مسجِد میں ثواب کمانے کے لیے داخِل ہوں مگر خوب ہنس بول کر نیکیاں بَرباد کر کے باہَر نکلیں۔ اِعتکاف کے اَیّام میں مُعتکفین کی خِدمت کرنے والے خادمین کی طرف سے بہت غفلت بَرتی جاتی ہے۔ بلند آواز سے ایک دوسرے کو پکارتے، دیگیں گھسیٹتے اور تھال وغیرہ اِدھر اُدھر پھینکتے ہیں جس سے مسجد کا فرش اور دَریاں آلودہ ہونے کے ساتھ ساتھ مسجد میں بَدبو بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ خادمین کو چاہیے کہ مسجد کا اَدب و اِحترام ملحُوظ رکھتے ہوئے اپنی خِدمات سر انجام دیں اگر ایسا نہ کر سکیں تو بھلے یہ کام چھوڑ دیں مگر مسجد کے تقدُّس کو پامال نہ کریں۔ اللہ پاک ہمیں مَساجد کا اَدب و اِحترام بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۸ / ۱۱۲ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

مسجدوں کا کچھ اَدب ہائے! نہ مجھ سے ہو سکا
اَز طفیلِ مصطفےٰ فرما اِلٰہی دَرگزر
آہ! شیطاں ہر گھڑی ہر وقت غالِب ہی رہا
عادتِ عِصیاں نے رکھ دی توڑ کر ہائے! کمر (وسائلِ بخشش)

مسجد میں SMS کے ذَریعے گفتگو کرنا

سُوال: مسجد میں پیڈ پر لکھ کر یا SMS کے ذَریعے گفتگو کرنا کیسا ہے؟

جواب: مسجد میں پیڈ پر لکھ کر یا SMS کے ذَریعے ضَرورتاً دُنیوی جائز گفتگو کرنے میں حَرَج نہیں۔ فُقہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے کاتِب (یعنی لکھنے والے) کو بغیر اُجرت کے مسجد میں لکھنے کی اِجازت دی ہے۔ چنانچہ صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ عَلّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: کاتِب (یعنی لکھنے والے) کو مسجد میں بیٹھ کر لکھنے کی اِجازت نہیں جبکہ اُجرت پر لکھتا ہو اور بغیر اُجرت لکھتا ہو تو اِجازت ہے جب کہ کتاب (یعنی لکھی جانے والی چیز) کوئی بُری نہ ہو۔[1] اِس جُزیئے کی روشنی میں معلوم ہوا کہ مسجد میں SMS وغیرہ کے ذَریعے ضَرورتاً دُنیوی جائز گفتگو کی جا سکتی ہے، اَلبتہ فحش اور بے حیائی پر مَبْنی گفتگو SMS کے ذَریعے کرنے کی بھی اِجازت نہیں کیونکہ ایسی گفتگو تو ہر وقت اور ہر جگہ منع ہے چہ جائیکہ مسجد میں جائز ہو اس سے سوشل میڈیا کا بے جا

مدینہ

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۶۴۹، حصّہ: ۳ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اِسْتِعمال کرنے والوں کو عِبرت حاصِل کرنی چاہیے۔

یاد رہے! جس چیز کا زبان سے ادا کرنا منع ہے اس کا لکھنا بھی منع ہے۔ چنانچہ عَارِف بِاللّٰہ سَیِّدی عبدُ الْغنی نابلسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ہاتھ کی آفتوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ کچھ لکھا جائے جس کا بولنا حرام ہے جیسے کسی مُعَیَّن شخص کے متعلق مَذَمَّت کے اَشعار کہنا، فُحش باتیں، گالی گلوچ اور وہ واقعات جو اس قِسم کی باتوں پر مشتمل ہوں اور کسی کو بُرا بھلا کہنا خواہ وہ نثر میں ہو یا نظم میں اور گمراہ فِرقوں کے مَذاہب پر مشتمل کُتُب بغیر رَد کے لکھنا وغیرہ وغیرہ اس لئے کہ بولنے والی زبان کی طرح قلم بھی ایک زبان ہے (جس کے ذَریعے اِظہارِ خیال ہوتا ہے) لہٰذا لکھنے کے وہی اَحکام ہوں گے جو بولنے کے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت ہوں گے کیونکہ لکھے ہوئے کلمات صفحات پر باقی رہتے اور نظر آتے ہیں جبکہ زبان سے نکلے ہوئے کلمات ہوا میں مُنْتَشِر ہو کر گُم ہو جاتے ہیں اور باقی نہیں رہتے۔[1]

میں بے کار باتوں سے بچ کے ہمیشہ
کروں تیری حمد و ثنا یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

فِنائے مسجد کی تعریف اور اس کے اَحکام

سُوال: فنائے مسجد کی تعریف اور اس کے اَحکام اِرشاد فرما دیجیے۔

مدینہ

1 ...... حدیقة ندیة، آفات الید، ۴/ ۴۵۳ ملخصاً دار الکتب العلمیة بیروت

www.dawateislami.net

جواب: فنائے مسجد وہ مکان ہے جو مسجد کے مُتَّصِل (یعنی مسجد سے مِلا ہوا وہ حصّہ جو ضَروریاتِ مسجد کے لیے) ہو اور دَرمیان میں راستہ نہ ہو۔[1] مثلاً وُضو خانہ، اِسْتِنجا خانہ، غُسل خانہ، مسجِد سے مُلْحَق (یعنی بالکل ملے ہوئے) اِمام و مُؤَذِّن کے حُجرے اور جُوتے اُتارنے کی جگہ وغیرہ یہ سب فنائے مسجد کے حکم میں داخِل ہیں۔

فنائے مسجد کے اَحکام بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت، مُجَدِّدِ دِین و مِلَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: فَصِیلِ مسجد (یعنی مسجد کی چاردِیواری) بعض باتوں میں حکمِ مسجد میں ہے۔ معتکف بِلاضَرورت اس پر جاسکتا ہے۔ اس پر تھوکنے یا ناک صاف کرنے یا نجاست ڈالنے کی اِجازت نہیں، بیہودہ باتیں، قہقہے سے ہنسنا وہاں بھی نہ چاہئے اور بعض باتوں میں حکمِ مسجد نہیں، اس پر اذان دیں گے اس پر بیٹھ کر وُضو کرسکتے ہیں جب تک مسجد میں جگہ باقی ہو اس پر نمازِ فرض میں مسجد کا ثواب نہیں، دُنیا کی جائز قلیل بات جس میں چِپْقَلِش (لڑائی جھگڑا) ہو نہ کسی نمازی یا ذاکِر (یعنی ذِکر کرنے والے) کی اِیذا اس میں حَرَج نہیں۔[2]

فنائے مسجد میں شور و غُل کرنا کیسا؟

سُوال: فنائے مسجد میں شور و غُل کرنا کیسا ہے؟

---

1 ...... غنیۃ المتملی، مسائل متفرقۃ، ص ۶۱۴ مرکز الاولیا لاہور

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۶/ ۴۹۵

www.dawateislami.net

جواب: فنائے مسجد چونکہ مسجد کے تابع ہے اس لیے اس (کے بعض اَحکام) کا بھی وہی حکم ہے جو مسجد کا ہے۔[1] لہٰذا فنائے مسجد میں شور وغُل کرنے اور قہقہہ لگانے سے بچنا چاہیے۔ جس نے فنائے مسجد میں شور وغُل کیا یا قہقہہ لگایا ہو اسے اللہ پاک کی بارگاہ میں سچے دِل سے توبہ کرتے ہوئے آئندہ اِن کاموں سے اِجْتِناب کرنا چاہیے۔

فنائے مسجد میں تھوکنا اور کچرا ڈالنا

سُوال: فنائے مسجد میں تھوک اور پیک ڈالنا کیسا ہے؟ نیز مسجد سے بالوں کے گچھے اُٹھا کر فنائے مسجد میں پھینک سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: فنائے مسجد میں تھوک، پیک اور کسی قِسم کی نجاست وغیرہ نہیں ڈال سکتے۔ بعض لوگ بِلاتَکَلُّف مسجد اور فنائے مسجد کی دِیواروں کو پان گٹکے کی پیک سے رَنگین کر دیتے ہیں، انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ یہ صفائی وسُتھرائی کے خِلاف ہے۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے کہ ”مسجد کی دِیوار اور صحن حتّٰی کہ دَریوں کے اوپر یا نیچے تھوکنا منع ہے۔“[2] لہٰذا پان گٹکے کی پیک وُضو خانے کی نالی ہی میں ڈالیں وہ بھی اس اِحتیاط کے ساتھ کہ وُضو خانے کی دِیواریں بھی سُرخ اور بَدنُما نہ ہوں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر ایک کو مسجد کا اَدب واِحترام کرتے ہوئے اسے

مدینہ

1 ...... فتاویٰ ھندیة، کتاب الوقف، الباب الحادی عشر... الخ، الفصل الثانی فی الوقف... الخ، ۲/۴۶۲

2 ...... فتاویٰ ھندیة، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یکرہ... الخ، فصل کرہ غلق باب المسجد، ۱/۱۱۰

www.dawateislami.net

پاک وصاف رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے بِالخُصُوص مَدَنی قافلے کے مُسافِر اور مُعتکفین اسلامی بھائی چونکہ مسجد ہی میں کھاتے پیتے اور سوتے ہیں لہٰذا انہیں مسجد کے اَدب واِحترام اور صفائی وغیرہ کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔ اگر مسجد میں کسی قِسم کا کُوڑا کرکٹ مثلاً بالوں کے گچھے، دھاگے اور تنکے وغیرہ پڑے نظر آئیں تو انہیں اُٹھا لیجیے اور فنائے مسجد میں بھی نہ ڈالیے بلکہ ہو سکے تو اپنی جیب میں ایک تھیلی رکھ لیجیے تاکہ اس قِسم کی جو چیز نظر آئے وہ اُٹھا کر اس میں ڈالی جا سکے۔ (شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں اپنے جیب میں اسی مقصد کے لیے ایک تھیلی رکھتا ہوں۔

مسجد کے فَرش کو آلودہ کرنا

سُوال: مسجد میں کھانے پینے کا شَرعی حکم کیا ہے؟ نیز کھانے پینے کے دَوران مسجد کے فَرش اور دَریوں کو آلودہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: مسجِد کے اندر کھانا پینا اور سونا سِوائے معتکف کے کسی اور کے لیے شَرعاً جائز نہیں۔ اگر کسی کو مسجد میں کھانے پینے اور سونے کی حاجت ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ نفلی اِعتکاف کی نیت کر لے۔ یاد رکھیے! مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتکاف کی نِیّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو

www.dawateislami.net

جائیں گی۔ اِعتکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ فتاویٰ شامی میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا اور سونا چاہے تو اِعتکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے۔)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ظاہر ہے کہ مسجدیں سونے کھانے پینے کو نہیں بنیں تو غیر معتکف کو ان میں ان اَفعال کی اِجازت نہیں اور بِلاشُبہ اگر اِن اَفعال کا دروازہ کھولا جائے تو زمانہ فاسِد (یعنی خراب) ہے اور قُلُوب اَدب و ہَیْبَت سے عاری (یعنی خالی)، مسجدیں چوپال (یعنی بیٹھک) ہو جائیں گی اور ان کی بے حُرمتی ہو گی، وَکُلُّ مَا اَدّٰی اِلَی مَحْظُوْرٍ مَحْظُوْرٌ (ہر وہ شے جو ممنوع تک پہنچائے ممنوع ہو جاتی ہے۔)[1]

معتکف کو بھی مسجد میں کھانے پینے کی اسی صورت میں اِجازت ہے کہ اتنا زیادہ کھانا نہ ہو جو نماز کی جگہ گھیرے اور نہ ہی کھانے پینے کی کسی چیز سے مسجد آلودہ ہو ورنہ جائز نہیں۔ چنانچہ فتاویٰ رضویہ جلد 8 صفحہ 94 پر ہے: ”مسجد میں اتنا کثیر کھانا لانا کہ نماز کی جگہ گھیرے اور ایسا اَکل وشُرب (یعنی کھانا پینا) جس سے اس کی تَلْوِیْث ہو مُطلقاً ناجائز ہے اگرچہ معتکف ہو۔“ نیز رَدُّ الْمُحتار میں ہے: ظاہر یہی ہے کہ کھانا پینا جبکہ مسجد کو آلودہ نہ کرے اور نہ مسجد کی جگہ گھیرے تو یہ

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۹۳

www.dawateislami.net

سونے کی طرح (جائز) ہے کیونکہ مسجد کو صاف سُتھرا رکھنا واجِب ہے۔[1] جب مسجد میں کھانا پینا ان دونوں باتوں سے خالی ہو تو معتکف کو بِالْاِتِّفاق بِلا کراہت جائز ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی مسجد میں کھانے پینے وغیرہ کی حاجت ہو تو اِعتکاف کی نیت ضَرور فرمالیا کریں اور دَستر خوان یا کوئی بڑی چادر نیچے بچھالیں تاکہ کھانے پینے کی کسی چیز سے مسجد کا فَرش یا دَریاں آلودہ نہ ہوں۔ اِحتیاط کے باوجود اگر فَرش پر سالن یا چائے وغیرہ کا داغ لگ جائے تو اب فَرش کو اس طرح صاف کیا جائے کہ داغ دھبے اور چِکناہٹ کا اَثر بالکل نہ رہے، بہتر یہ ہے کہ گیلے کپڑے سے صفائی کی جائے اور ضَرورتاً صفائی کا پاؤڈر بھی اِستِعمال کیا جاسکتا ہے۔

مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرنا

سُوال: کیا مسجد میں گمشدہ چپل یا سامان تلاش کر سکتے ہیں؟

جواب: مسجد میں گمشدہ چپل یا سامان بغیر آواز نکالے چُپ چاپ اِس طرح تلاش کر سکتے ہیں کہ نہ تو نمازیوں کے آگے سے گزرنا پڑے اور نہ ہی نمازیوں کے چہرے کی سیدھ میں چہرہ کرنا پڑے، نہ اَنداز ایسا ہو کہ نمازیوں کو تشویش ہو، غرض یہ کہ کسی طریقے سے بھی مسجد کا تقدُّس پامال نہ ہونے پائے۔ گمشدہ چپل یا سامان کی تلاش کے لیے مسجد میں آواز بلند کرنے اور لوگوں سے اِدھر

مدینہ

1 ...... ردالمحتار، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ۳/۵۰۷

www.dawateislami.net

اُدھر پوچھتے پھرتے رہنے کی اِجازت نہیں۔

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: شَرعِ مطہر نے مسجد کو ہر ایسی آواز سے بچانے کا حکم فرمایا ہے جس کے لئے مَساجد کی بِنا نہ ہو۔ حضرتِ سَیِّدُنا اَبُوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: جو گُمی ہوئی چیز کو مسجد میں دَریافت کرے اُس سے کہو: اللہ عَزَّوَجَلَّ تیری گُمی چیز تجھے نہ مِلائے مسجدیں اِس لئے نہیں بنیں۔[1] حدیث میں حکم عام ہے اور فقہ نے بھی عام رکھا، دُرِّ مختار وغیرہ میں ہے: گمشدہ شے کا مسجد میں اِعلان کرنا مکروہ ہے۔ تو اگر کسی کا مُصْحَف شریف گُم گیا اور وہ تلاوت کے لئے مسجد میں پوچھتا ہے اُسے بھی یہی جواب ہو گا کہ مسجدیں اِس لئے نہ بنیں۔[2]

اپنے جوتے گم ہونے پر دوسروں کے اُٹھالینا

سُوال: مسجد میں اپنے جوتے گم ہو جائیں تو اب ان سے ملتے جُلتے دوسرے جوتے اُٹھا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: مسجد میں اپنے جوتے گم ہو جائیں تو ان سے ملتے جُلتے کسی اور کے جوتے نہیں

مــدینہ

1 ...... مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب النھی عن نشد... الخ، ص ۲۲۴، حدیث: ۱۲۶۰ دار الکتاب العربی بیروت

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۴۰۸ ملخصًا

www.dawateislami.net

اُٹھا سکتے۔ ہاں! اگر دیکھنے سے یہ معلوم ہو کہ جان بوجھ کر کسی نے اپنے پُرانے جوتے اس کے نئے جوتوں سے تبدیل کر لیے ہیں تو اب ان پُرانے جوتوں کو پہننے میں حَرَج نہیں۔

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1304 صَفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد دُوُم صَفْحَہ 482 پر ہے: مَجمَعوں یا مَساجد میں اکثر جوتے بدل جاتے ہیں ان کو کام میں لانا جائز نہیں۔ ہاں! اگر یہ کسی فقیر کو اگرچہ اپنی اولاد کو تَصَدُّق (یعنی صَدَقہ) کر دے پھر وہ اِسے ہِبہ کر دے تو تَصَرُّف میں لا سکتا ہے یا اس کا اچھا جوتا کوئی اُٹھالے گیا اور اپنا خراب چھوڑ گیا کہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے اُس نے قصداً (جان بوجھ کر) ایسا کیا ہے دھوکے سے نہیں ہوا ہے، تو جب یہ شخص خَراب جوڑا اُٹھا لایا (تو اب) اس کو پہن سکتا ہے کہ یہ اُس کا عوض ہے۔

نامعلوم چپلوں کا حکم

سُوال: اِجتماع میں کثیر اِزْدِحام کے سبب کئی لوگوں کی چپلیں رہ جاتی ہیں، ان چپلوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی چپلیں لُقطے کے حکم میں ہوتی ہیں "لُقطہ اُس مال کو کہتے ہیں جو پڑا ہوا کہیں مِل جائے اور اُس کے مالِک کا عِلم نہ ہو۔"[1] اور اس کا حکم یہ ہے کہ "مُلْتَقِط

مدینہ

1 ...... فتاوىٰ هندية، كتاب اللقطة، ٢/٢٨٩

www.dawateislami.net

(گری پڑی چیز اُٹھانے والے) پر بازاروں اور شارعِ عام میں اتنے زمانے تک تَشْہِیر لازِم ہے کہ ظَنِّ غالِب ہو جائے کہ مالِک اب تلاش نہ کرتا ہو گا۔ یہ مُدَّت پوری ہونے کے بعد اُسے اِختیار ہے کہ لُقطہ کی حِفاظت کرے یا کسی مسکین پر صَدقہ کر دے۔ اگر مسکین پر صَدقہ کرنے کے بعد مالک آ گیا تو اُسے اِختیار ہے کہ صَدقہ کو جائز کر دے یا نہ کرے اگر جائز کر دے گا تو ثواب پائے گا اور جائز نہ کیا تو اگر وہ چیز موجود ہے اپنی چیز لے لے اور ہلاک ہو گئی ہو تو اُسے اِختیار ہے کہ مُلْتَقِط سے تاوان لے یا مسکین سے، جس سے بھی لے گا وہ دوسرے سے رُجُوع نہیں کر سکتا۔“[1]

اِجتماع گاہ میں رہ جانے والی چپلوں کے مالِک عموماً انہیں تلاش نہیں کرتے اور نہ ہی ان مالِکان کو تلاش کیا جا سکتا ہے لٰہذا انتظامیہ کو چاہیے کہ ان تمام چپلوں کو ایک مقام پر جمع کریں اور بہتر یہ ہے کہ مَدَنی مَراکز بلکہ اِجتماع گاہ میں گم شدہ اَشیاء کا مکتب قائم ہو، جس کو کوئی چیز ملے وہ وہاں جمع کروا دے اور جس کی کوئی چیز گم ہو جائے وہ وہاں سے طَلَب کرے۔ اب کچھ عرصہ اِنتظار کرنے کے بعد بھی اگر مالِکان نہ آئیں تو کسی شَرعی فقیر کو ان کا مالِک بنا دے۔ اب شَرعی فقیر مالِک بننے کے بعد چاہے تو وہ خود اِستِعمال کرے یا مسجد، مدرسہ کے اِستِعمال کے لیے رکھ دے۔

---

1 ...... فتاوی ہندیۃ، کتاب اللقطۃ، ۲/۲۸۹ ملتقطاً

www.dawateislami.net

مَساجد کے دَروازوں پر رَکھی ہوئی چپلیں پہننا

سُوال: مَساجد کے دَروازوں پر رَکھی ہوئی چپلیں پہن کر اِسْتِنجا خانے جانا کیسا ہے؟

جواب: مَساجد کے دَروازوں پر رَکھی ہوئی وہ مخصوص چپلیں جو اِنتظامیہ کی طرف سے نمازیوں کے اِسْتِعمال کے لیے ہی ہوتی ہیں انہیں پہن کر بیتُ الخلا جانے میں کوئی حَرج نہیں کیونکہ وہ رَکھی ہی اِسی مقصد کے لیے جاتی ہیں۔ اِنتظامیہ کو چاہیے کہ ان مَخْصُوص چپلوں پر کوئی خاص نشانی (مثلاً چپل کے اگلے حصے پر کٹ وغیرہ) لگا کر رَکھیں تاکہ لوگوں کی ذاتی چپلوں اور ان میں اِمتیاز رہے۔ یاد رہے کہ ان چپلوں کے لیے الگ سے رقم جمع کرنی ہوگی یا کسی مُخَیِّر شخص سے ترکیب بنانی ہوگی۔

اگر اِنتظامیہ کی طرف سے مَساجد وغیرہ کے باہر اِسْتِنجا خانے کے لیے مَخْصُوص چپلیں نہ ہوں تو اب وہاں موجود چپلیں پہننے کی اِجازت نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی نمازی کی ہوں اور بغیر مالِک کی اِجازت کے اُس کی مِلکیت میں تَصَرُّف (اِستعمال) کرنا جائز نہیں۔ فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں: کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ غیر کی مِلکیت میں اُس کی اِجازت کے بغیر تَصَرُّف (اِستعمال) کرے۔ (1)

بِلااِجازت دوسروں کی چیزوں کے اِسْتِعمال کرنے کا حکم

سُوال: اگر کسی نے بِلااِجازت دوسروں کی چپلیں یا کوئی اور چیز اِسْتِعمال کر لی ہو تو اب

مدینہ

1 ...... شرح المجلة، المادة ۹۶ : ۱/ ۶۱ کوئٹہ

www.dawateislami.net

وہ کیا کرے؟

جواب: بِلااِجازت کسی کی چپلیں پہن لینے کو عموماً بہت معمولی سمجھا جاتا ہے حالانکہ یہ بہت سخت مُعاملہ ہے کیونکہ اس کا تعلق حقوقُ الْعِباد سے ہے، بندہ جب تک اپنا حق مُعاف نہ کرے اللہ تعالیٰ بھی مُعاف نہیں فرماتا۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ جلد 24 صفحہ 460 پر فرماتے ہیں: حقوقُ الْعِباد میں بھی ملک دَیّان (حِساب لینے والے بادشاہِ حقیقی) عَزَّجَلَالُہ نے اپنے دارُ الْعَدل کا یہی ضابِطہ رکھا ہے (یعنی اللہ پاک کا قانون یہی ہے) کہ جب تک وہ بندہ مُعاف نہ کرے مُعاف نہ ہو گا اگرچہ مولیٰ تعالیٰ ہمارا اور ہمارے جان ومال و حقوق سب کا مالِک ہے اگر وہ بے ہماری مَرضی کے ہمارے حقوق جسے چاہے مُعاف فرما دے تو بھی عین حق و عدل ہے کہ ہم بھی اسی کے اور ہمارے حقوق بھی اسی کے مُقرَّر فرمائے ہوئے، اگر وہ ہمارے خون ومال وعزت وغیرہا کو مَعْصُوم و مُحْتَرَم نہ کرتا (یعنی قابلِ اِحترام نہ بناتا) تو ہمیں کوئی کیسا ہی آزار (یعنی تکلیف) پہنچاتا نام کو بھی ہمارے حق میں گرفتار نہ ہوتا۔ یوہیں اب اس حُرمت و عِصْمت (یعنی اس عزت وعظمت اور پاکدامنی) کے بعد بھی جسے چاہے ہمارے حقوق چھوڑ دے ہمیں کیا مجالِ عُذر ہے مگر اس کریم رَحیم جَلَّ وَعَلَا کی رَحمت کہ ہمارے حقوق کا اِختیار ہمارے ہاتھ رکھا ہے بے ہمارے بخشے مُعاف ہو جانے کی شکل نہ رکھی کہ کوئی سِتم رَسیدہ (یعنی مظلوم) یہ نہ کہے کہ اے مالک

www.dawateislami.net

میرے! میں اپنی داد کو نہ پہنچا(یعنی مجھے اِنصاف نہ مِلا)۔

حدیث میں ہے حضور پُرنور، سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: دَفتر تین ہیں: ایک کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پَروا نہیں اور ایک دَفتر میں اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا اور ایک دَفتر میں اللہ تعالیٰ کچھ نہ بخشے گا، وہ دَفتر جس میں اَصلاً (یعنی بالکل) مُعافی کی جگہ نہیں وہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شِرک ٹھہرانا ہے اور وہ دَفتر جس کی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو کچھ پَروا نہیں وہ بندے کا گناہ ہے خالِص اپنے اور اپنے رب کے مُعاملہ میں کہ کسی دِن کا روزہ تَرک کیا یا کوئی نماز چھوڑ دی اللہ تعالیٰ چاہے تو اسے مُعاف کر دے اور دَرگزر فرمائے اور وہ دَفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا وہ بندوں کا آپس میں ایک دوسرے پر ظُلم ہے کہ اس میں ضَرور بدلہ ہونا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حقوقُ الْعِباد کا مُعاملہ کتنا سخت ہے کہ جب تک بندہ مُعاف نہ کرے اللہ پاک بھی مُعاف نہیں فرماتا۔ اگر کسی نے بلا اِجازت دوسرے کی چپلیں یا کوئی بھی چیز اِسْتِعمال کی ہو تو وہ سچے دِل سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرے اور ہر ممکنہ صورت میں مالِک کو تلاش کر کے اس سے مُعافی بھی مانگے۔ مالِک کی شناخت نہ ہونے یا اس کے دُنیا سے چلے جانے کی صورت میں اس کے لیے بکثرت دُعائے مَغْفِرَت اور اِیصالِ ثواب کرتا رہے،

مدینہ

1 ...... مسند امام احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۱۰/ ۸۲، حدیث: ۲۶۰۹۰ ملتقطاً دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

اُمید ہے کہ بروزِ قیامت اللہ پاک ان کے دَرمیان صُلح فرما دے اور وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے حق سے سَبُکدوش ہو جائے۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ اِن کلمات کو اپنی دُعا کا حصہ بنالے: "یااللہ عَزَّوَجَلَّ میری اور آج تک میں نے جس جس مسلمان کی حق تلفی کی ہے ان سب کی مَغْفِرَت فرما۔" اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نہ نامے میں عبادت ہے نہ پلّے کچھ ریاضت ہے
اِلٰہی! مغفرت فرما ہماری اپنی رَحمت سے
اِلٰہی! واسِطہ دیتا ہوں میں میٹھے مدینے کا
بچا دُنیا کی آفت سے بچا عُقبیٰ کی آفت سے (وسائلِ بخشش)

یاد رکھیے! حقوقُ الْعِباد کی اَدائیگی کے ساتھ ساتھ حقوقُ اللہ کی اَدائیگی بھی اِنتہائی ضَروری ہے۔ کہیں شیطان یہ وَسوسہ نہ دِلائے کہ بس لوگوں کو راضی رکھو خواہ رَبّ کی نافرمانی ہی کیوں نہ ہو۔ یاد رہے کہ حقوقُ الْعِباد بھی حقوقُ اللہ سے ہیں کہ اللہ پاک نے ہی ان حقوق کو لازِم کیا ہے اور خالِق کی نافرمانی میں مخلوق کی اِطاعت نہیں کی جائے گی۔ حدیثِ پاک میں ہے: لَا طَاعَةَ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰہِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ یعنی اللہ پاک کی نافرمانی میں کسی کی اِطاعت جائز نہیں اِطاعت تو صِرف نیکی کے کاموں میں ہے۔[1] لِہٰذا حقوقُ اللہ اور حقوقُ الْعِباد دونوں

مدینہ

1 ...... مسلم، کتاب الامارۃ، باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ... الخ، ص۷۸۹، حدیث: ۴۷۶۵

www.dawateislami.net

کی اَدائیگی ضَروری ہے۔

مسجد میں چپل لے کر جانا

سُوال: اِستِعمالی چپل مسجد میں لے کر جانے میں کیا اِحتیاط کرنی چاہیے؟

جواب: اِستِعمالی چپل مسجد میں لے جانے کے مُتَعَلِّق اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اگر مسجد سے باہر کوئی جگہ جوتا رکھنے کی ہو تو وہیں رکھے جائیں مسجد میں نہ رکھیں اور اگر باہر کوئی جگہ نہیں تو باہر جھاڑ کر تلے مِلا کر ایسی جگہ رکھیں کہ نماز میں نہ اپنے سجدے کے سامنے ہو نہ دوسرے نمازی کے، نہ اپنے دہنے ہاتھ کو ہوں نہ دوسرے نمازی کے، نہ ان سے قَطْعِ صَف ہو اور ان سب پر قادِر نہ ہوں تو سامنے رکھ کر رومال ڈال دیں۔[1]

مسجد میں داخِل ہوتے وقت اگر پاؤں میں مٹی کے ذَرّات وغیرہ لگے ہوں تو انہیں اچھی طرح چھڑا لیجیے اور وُضو کرنے کے بعد وُضو خانے پر ہی پاؤں خشک کر لیجیے، پاؤں گیلے ہونے کی صورت میں مسجد کا فرش اور دَریاں گیلی ہو کر بدنُما ہو جاتی ہیں۔

مُعتکفین کی خِدمت کرنے میں خادِمین کی نیت

سُوال: مُعتکفین کی خِدمت کرنے میں خادِمین کو کیا نیت کرنی چاہیے؟

جواب: مُعتکفین کی خِدمت ہو یا کوئی سا بھی جائز کام اس میں رِضائے اِلٰہی پانے اور ثواب

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۱۰۹

www.dawateislami.net

آخرت کمانے وغیرہ کی نیت ہونی چاہیے۔ حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ یعنی اَعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے۔[1] اِس حدیثِ پاک کے تحت شارحِ بخاری حضرتِ علّامہ مفتی شریفُ الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حدیث کا یہ مَطلب ہوا کہ اَعمال کا ثواب نیّت ہی پر ہے، بِغیر نیّت کسی ثواب کا اِسْتحقاق (یعنی حقدار) نہیں۔[2] رِضائے اِلٰہی پانے کی نیّت کے ساتھ ساتھ حَسْبِ حال مزید اچھی اچھی نیتیں بھی کی جاسکتی ہیں، جتنی نیتیں زیادہ ہوں گی اتنا ہی ثواب بھی زیادہ ملے گا۔

اَجیر اچھی نیّت کی بدولت ثواب کا مستحق ہے

سُوال: کیا اُجرت لینے والے خادمین کو بھی اچھی نیت کی بدولت ثواب ملے گا؟

جواب: جی ہاں! اگر خِدمت گزاری سے مقصود اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا ہو تو اب مجبوری کے سبب اُجرت لینے کے باوجود بھی ثواب ملے گا جیسا کہ مِراٰۃُ المناجیح جلد 3 صفحہ 67 پر ہے: "جب کام کرنے والے کی نیتِ خیر ہو تو تنخواہ لینے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کم نہ ہو گا۔ صِرف تنخواہ کے لیے دِینی کام نہ کرے، تنخواہ تو گزارے کے لیے وُصول کرے، اَصل مقصد دِینی خِدمت ہو۔"

---

1 ...... بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی... الخ، ۱/۶، حدیث: ۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت

2 ...... نزہۃُ القاری، ۱/۲۲۷ فرید بک سٹال مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

معتکفین چونکہ اللہ پاک کی عبادت کی نیت سے مسجد میں قیام کرتے ہیں تو خادمین کو چاہیے کہ وہ رِضائے اِلٰہی پانے کی نیت کے ساتھ ساتھ معتکفین کو آسانیاں فَراہم کرنے اور عبادات وغیرہ میں ان کے مُعاوِن و مددگار بننے کی نیت بھی کریں۔ خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ترجمۂ کنز الایمان: اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔ (پ۶، المائدۃ: ۲)

خادمین کا اِس طرح دِل جمعی کے ساتھ معتکفین کی خِدمت بجا لانا اور انہیں زیادہ سے زیادہ آسانیاں فَراہم کرنا یقیناً ان کی دِلی خوشی کا باعث ہو گا اور مسلمان کا دِل خوش کرنے کی بھی کیا خوب فضیلت ہے۔ چنانچہ سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ بَعْدَ الْفَرَائِضِ اِدْخَالُ السُّرُوْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ یعنی بیشک اللہ پاک کے نزدیک فرائض کے بعد سب اَعمال سے زیادہ محبوب مسلمان کو خوش کرنا ہے۔[1] حضرتِ سیِّدُنا بِشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: کسی مسلمان کا دِل خوش کرنا 100 (نفلی) حج سے بہتر ہے۔[2] اَلبتہ خادمین اسی کام کے پابند ہیں جس کام کا ان سے اِجارہ کیا گیا ہے۔ اِجارہ اوقات کے عِلاوہ معتکفین کی خِدمت کے مزید کام کیے جاسکتے ہیں۔

مدینہ

1 ...... معجم کبیر، مجاھد عن ابن عباس، ۱۱/ ۵۹، حدیث: ۱۱۰۷۹

2 ...... کیمیائے سعادت، رکن سوم، مھلکات، ۲/ ۷۵۱ انتشارات گنجینہ تھران

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	2	فنائے مسجد میں تھوکنا اور کچرا ڈالنا	13
مسجد کی صفائی کی فضیلت	3	مسجد کے فَرش کو آلودہ کرنا	14
مسجد کی صفائی کے مَدَنی پُھول	4	مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرنا	16
فَرش سے بیٹ کی صفائی	6	اپنے جوتے گم ہونے پر دوسروں کے اُٹھالینا	17
ہر بیٹ ناپاک نہیں	7	نامعلوم چپلوں کا حکم	18
نامعلوم بیٹ کا حکم	7	مَساجد کے دَروازوں پر رَکھی ہوئی چپلیں پہننا	20
مسجد کا کوڑا کرکٹ کہاں ڈالا جائے؟	8	بلااِجازت دوسروں کی چیزوں کے اِستعمال کرنے کا حکم	20
مسجد میں آوازیں بلند کرنا	8	مسجد میں چپل لے کر جانا	24
مسجد میں SMS کے ذَریعے گفتگو کرنا	10	مُعتَکِفِین کی خِدمت کرنے میں خادمین کی نیت	24
فِنائے مسجد کی تعریف اور اس کے اَحکام	11	اَجیر اچھی نیّت کی بدولت ثواب کا مستحق ہے	25
فنائے مسجد میں شور وغُل کرنا کیسا؟	12	❀❀❀	❀

www.dawateislami.net

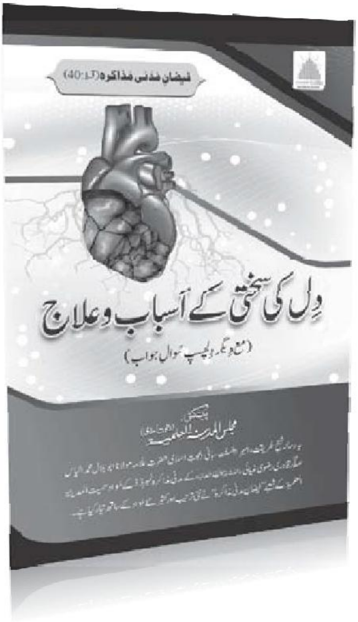
فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط:40)
دِل کی سختی کے اسباب و علاج
(مع دیگر دلچسپ سوال جواب)
پیشکش
مجلس المدینۃ العلمیۃ

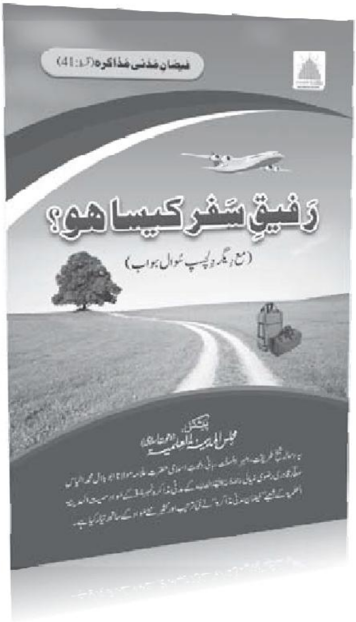
فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط:41)
رَفیقِ سَفر کیسا ہو؟
(مع دیگر دلچسپ سوال جواب)
پیشکش
مجلس المدینۃ العلمیۃ

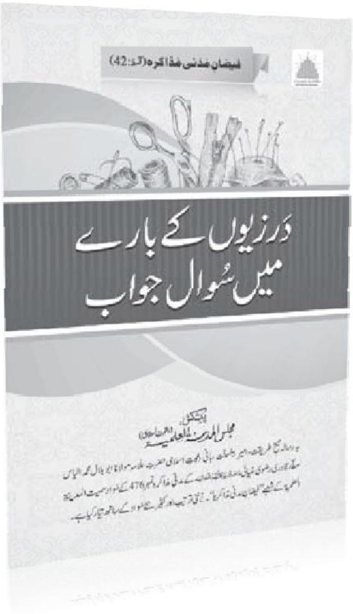
فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط:42)
درزیوں کے بارے
میں سُوال جواب
پیشکش
مجلس المدینۃ العلمیۃ

فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط:43)
تنگ وقت
میں
نماز کا طریقہ
پیشکش
مجلس المدینۃ العلمیۃ